حسین اختر (ملتان)

چوبیسویں سالانہ مجلسِ ذکرِ حسین سے قائدِ احرار سید عطاء المحسن بخاری اور دیگر مقررین کا خطاب

کوئی مسلمان سیدنا حسینؓ کے مؤقف کی مخالفت کی جرأت نہیں کر سکتا

میں مؤقفِ حسین کو سلام کرتا ہوں مگر جاہل مولویوں کی تحقیق کا انکار کرتا ہوں

کوئی غیر صحابی کسی بھی صحابی پر تنقید کا حق نہیں رکھتا

سیدنا حسینؓ کی تین شرائط صلح اور امن وو آشتی کا پیام تھیں

۱۰ محرم کو دارِ بنی ہاشم میں چوبیسویں سالانہ مجلسِ ذکرِ حسین کا اجتماع تھا۔ قائدِ احرار ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری کا خطاب اس مجلس کا اہم ترین خطاب ہوتا ہے۔ حضرت شاہ جی گزشتہ تیس برس سے حادثۂ کربلا کے حوالے سے جو مؤقف بیان فرما رہے ہیں وہ عقلی اور شعوری طور پر دلائل و براہین پر مشتمل ہے۔ مقام و منصب صحابہ، صحابی کے اجتہاد کی غیر صحابی کے اجتہاد پر فوقیت، قرآن و حدیث اور اقوالِ صحابہ کے مقابلہ میں تاریخ کی حیثیت، یہ موضوعات حضرت شاہ جی دامت برکاتہم کے مستقل اور من بھاتے موضوع ہیں۔ ان موضوعات پر انہوں نے گزشتہ تیس برسوں میں جو محنت کی ہے وہ مثالی ہے اور اس محنت کے نتیجہ میں پورے ملک میں ایک حلقۂ فکر پیدا ہوا۔ اس مشن کے اصل محرک اور فکری قائد جانشینِ امیرِ شریعت حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ تھے۔ اور یہ اسی محنت کا تسلسل ہے کہ لاکھوں انسانوں کے دل صحابہ کی محبت میں دھڑکتے ہیں۔

"مجلسِ ذکرِ حسین" ملتان میں یوم عاشور پر اہلِ سنت کا سب سے بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اور مؤمنینِ اہلِ سنت پورے ذوق و شوق کے ساتھ اس اجتماع میں شریک ہوتے ہیں۔ علماء کے بیانات سے علم و شعور کے موتی چنتے ہیں۔

۱۱ بجے دن مجلسِ ذکرِ حسین کی پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ مولانا محمد مغیرہ سٹیج سیکرٹری تھے۔ پہلی نشست سے مولانا محمد اسحق سلیمی، ابومعاویہ محمد یعقوب خان، حافظ کفایت اللہ، علامہ عبدالنعیم نعمانی اور مولانا محمد مغیرہ نے خطاب کیا۔ جبکہ حافظ محمد اکرم اور حسین اختر نے منظوم خراجِ تحسین پیش کیا۔ بعد نمازِ ظہر دوسری نشست سے ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت کے مدیر سید محمد کفیل بخاری، مدرسہ ختمِ نبوت ربوہ کے مہتمم ابنِ امیرِ شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور مجلسِ احرار اسلام کے امیر حضرت سید عطاء المحسن بخاری دامت برکاتہم نے خطاب کیا۔ مجلس ۶ بجے تک جاری رہی۔ شرکاء مجلس نے نمازِ عصر دارِ بنی ہاشم میں ہی ادا کی۔

قائدِ احرار ابنِ امیرِ شریعت حضرت سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

کوئی بھی مسلمان سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مؤقف کی مخالفت کی جرأت نہیں کرسکتا ہم سب مسلمان ہیں اور مؤقفِ حسین پر متفق ہیں۔ میں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے مؤقف کو سلام کرتا ہوں لیکن خبیثانِ عجم، جاہل

مولویوں اور نام نہاد محققین کی پوری قوت سے تردید کرتا ہوں۔ میں تاریخ کا ایک طالب علم ہوں۔ اپنے تیس برس کے مطالعہ کی بنیاد پر اس مؤقف پر قائم ہوں کہ تاریخ میں بددیانتی کی گئی ہے رافضی راویوں کی روایات کا پشتارا لاد کر منڈی میں بکنے اور بکنے والے وعظ فروشوں کی پوری قوت سے مذمت کرتا ہوں اور آج پہلی مرتبہ ان محققین کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس موضوع پر اپنے پورے مطالعے کے ساتھ مجھ سے گفتگو کر لیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ وہ جو زبان بول رہے ہیں اور جس مؤقف کو بیان کر رہے ہیں وہ اہلِ سنت کا نہیں بلکہ روافض کا ہے۔ ان کے منہ میں رافضیوں کی زبان ہے۔ اور میں اسے تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہوں۔

حضرت شاہ جی نے فرمایا

ہر صحابیٔ رسول مجتہد مطلق ہوتا ہے اور اسے اپنے اجتہاد پر عمل کرنے کا حق و اختیار ہوتا ہے۔ کوئی غیر صحابی کسی بھی صحابی کے اجتہاد پر تنقید یا اس کے فیصلے سے انکار کا حق ہی نہیں رکھتا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور مجتہد مطلق تھے۔ وہ ایک عالی شان نسبت اور منصب کے امین تھے وہ امن کے پیام بر تھے۔ اور قیامِ امن کے لئے ہی شام میں یزید کے پاس جا رہے تھے۔ یہود و مجوس کی سازش کے تحت انہیں راستے میں ہی کربلاء کے مقام پر شہید کر دیا گیا۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ عزم و ہمت اور جرأت و شجاعت کا پیکر تھے۔ ان کی مظلومانہ شہادت امت مسلمہ کے لئے ایک درد انگیز سانحہ ہے جس کی کسک آج بھی باقی ہے۔ انہوں نے ظلم کے مقابلے میں استقامت کی عظیم مثال قائم کی۔

میدانِ کربلا میں سیدنا حسین نے جو تین شرائط پیش فرمائیں وہ صلح اور امن و آشتی کا پیام تھیں۔ انہی تینوں شرائط میں مؤقفِ حسین اور مقصدِ سفر کربلا موجود ہے۔ جو کور بصرانِ سقف و محراب و منبر کو نظر نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ "میں تو اصلاحِ احوال کے لئے آیا ہوں، میرا راستہ چھوڑ دو، مجھے یزید کے پاس جانے دو، وہ میرا چچازاد ہے میں اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دوں گا۔ مجھے واپس مکہ جانے دو یا مجھے اسلامی سرحدوں پر بھیج دو جہاں جہاد ہو رہا ہے لیکن باقیاتِ یہودانِ خیبر اور مجوسانِ عجم نے قدیمی انتقام لیا اور سازش کر کے نواسۂ رسول کو بے دردی سے شہید کر دیا۔ یہ اس سازش کا تتمہ تھا جس کا آغاز شہادتِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ اے کاش! سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی تین شرائط تسلیم کر لی جاتیں تو دنیا میں امن قائم ہو جاتا اور امت مسلمہ انتشار و افتراق سے بچ جاتی۔

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کوفہ کے منافق ہی قاتلانِ حسین تھے جنہوں نے خطوط لکھ کر سیدنا حسین کو بلایا اور پھر غداری کر کے انہیں شہید کر دیا۔ سیدنا حسین غیرتِ نبوی کا پرتو تھے اور غیرت و حمیت پر قربان ہو گئے۔ وہ شہیدِ غیرت ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو غیرتِ حسین کی تقلید کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

قاری گوہر علی (گڑھا موڑ)

ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری اور مولانا محمد اسحٰق سلیمی (مرکزی ناظم اعلیٰ) کا ضلع وہاڑی اور ضلع بہاولنگر کا تنظیمی دورہ

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما، مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار ربوہ کے منتظم، ابن امیر شریعت

حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم یکم مئی ۱۹۹۸ء کو گڑھا موڑ ضلع وہاڑی تشریف لائے آپ نے جامع مسجد مدرسۃ العلوم الاسلامیہ میں اجتماع جمعہ سے خطاب فرمایا۔ حضرت پیر جی نے اپنے خطاب میں اسلام اور جمہوریت کے تقابلی مطالعہ، حکومت الٰہیہ کے قیام۔ اسلامی انقلاب کا طریقہ اور مجلس احرار اسلام کی پالیسی کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ علاوہ ازیں واقعہ کربلا اور سانحہ شہادت سیدنا حسین کے موضوع پر بھی خطاب کیا۔ حاضرین نے آپ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ بعد نماز جمعہ ضلع وہاڑی کی مختلف شاخوں سے آئے ہوئے کارکنوں اور نمائندوں سے ملاقات کی اور ہدایات جاری کیں۔ اس موقع پر مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی بھی موجود تھے۔ مولانا نے جماعت کے تنظیمی عمل کو تیز تر کرنے کے لئے کارکنوں کو ہدایات دیں۔ ۲، مئی کو حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی (مرکزی ناظم اعلیٰ) کی قیادت میں ضلع بہاولنگر کی مختلف شاخوں سے رابطہ کے لئے ایک وفد تشکیل دیا گیا جس میں حضرت پیر جی مدظلہ، راقم گوہر علی اور عبدالشکور احرار شامل تھے وفد نے بہاولنگر شہر، حافظ آباد، موضع دین پور عرف جٹو والا اور چشتیاں کا دورہ کر کے جماعت کے ذمہ دار احباب سے ملاقات کی اور تنظیمی کارکردگی کا جائزہ لیا۔

۳، مئی کو حاصل پور شہر، میراں پور، گگری کلاں، محبت پور، خانپور، میلسی، کرم پور، موضع مصطفیٰ آباد، مدرسہ احرار اسلام اور وہاڑی شہر کا دورہ کیا

۴ مئی کو گڑھا موڑ واپس پہنچ کر احرار کارکنوں سے خطاب کیا۔

حضرت پیر جی مدظلہ اور حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے احرار کارکنوں کو بتایا کہ عنقریب ضلع وہاڑی، ضلع بہاولپور اور ضلع بہاولنگر کے کارکنوں کا ایک تربیتی کنونشن منعقد کیا جارہا ہے۔ کارکن تیاری کریں اور کنونشن کو کامیابی سے ہمکنار کریں۔

مظہر سعید (اوکاڑہ)

○ قانون توہین رسالت میں تبدیلی کسی صورت منظور نہیں

مقام رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کی اساس ہے۔ (مجلس احرار اسلام اوکاڑہ)

مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے صدر شیخ نسیم الصباح نے کہا ہے کہ مقام نبوت و رسالت کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کی اساس ہے۔ قانون توہین رسالت کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ اگر ۲۹۵ سی میں تبدیلی یا منسوخی کی کوشش کی گئی تو حکومت نہیں رہے گی۔ وہ مجلس احرار اسلام اوکاڑہ کے کارکنوں کے ایک ہنگامی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں غیر مسلم اقلیتوں کو مکمل تحفظ حاصل ہے اور وہ اپنے مذہب پر آزادی سے عمل کر سکتے ہیں لیکن انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ غیر مسلم اقلیتیں امریکہ و برطانیہ کے اشاروں پر ناچ کر ملک سے غداری کی مرتکب نہ ہوں۔ اقلیتوں کو یورپ کے مقابلہ میں پاکستان میں زیادہ حقوق حاصل ہیں۔ وہ تجاوز کریں گی تو نقصان اٹھائیں گی۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان میں بعض این جی اوز اسلام اور وطن سے غداری کر رہی ہیں۔ امریکہ و برطانیہ لاکھوں

ڈالر ان ایجنسیوں کو امداد دیکر ہمارے دینی، و تہذیبی ورثہ کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ ان ایجنسیوں میں عاصمہ جہانگیر اور اس کا ادارہ "دستک" سرفہرست ہے۔ یہ ادارہ "روشن خیالی" کے نام پر گمراہی پھیلا رہا ہے۔ عاصمہ جہانگیر کی طرف سے توہین رسالت قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ اس کی اسلام دشمنی کا واضح ثبوت ہے۔ حکومت اس ادارے کو خلاف قانون قرار دے۔

پیر محمد ابوذر (راولپنڈی)

○ دین کی حاکمیت قائم ہوئے بغیر ملک میں امن بحال نہیں رہ سکتا۔ (سید عطاء المہیمن بخاری)
○ حکمران، اسلام دشمن تحریکوں کی سرپرستی کر رہے ہیں (مولانا محمد اسحٰق سلیمی)
○ این جی اواور بیرونی ادارے تعلیم اور سماجی خدمت کی آڑ میں ہمارے دینی معاملات میں مداخلت کر رہے ہیں۔ (عبد اللطیف خالد)

پریس کلب راولپنڈی میں احرار کی مرکزی قیادت کے اعزاز میں منعقدہ استقبالیہ تقریب سے خطاب

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری، مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحٰق سلیمی اور مرکزی ناظم نشرواشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ کے اعزاز میں راولپنڈی کے احرار کارکنوں نے ۲۶/ اپریل کو ایک استقبالیہ ترتیب دیا۔ حضرت پیر جی مدظلہ ۲۵/ اپریل کو راولپنڈی پہنچے اور شام کو ایک دینی اجتماع سے خطاب کیا۔ جبکہ باقی مرکزی قیادت احباب لاہور کے ہمراہ ۲۶/ اپریل کو راولپنڈی پہنچی۔ شام ۵ بجے پریس کلب راولپنڈی میں تقریب کا آغاز ہوا۔ مقامی جماعت کے صدر جناب ڈاکٹر جمال الدین محمد انور نے تقریب کی صدارت کی۔ ابن امیر شریعت حضرت پیرجی سید عطاء المہیمن بخاری نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پورا ملک اتفاق فاؤنڈری اور ۷۰، کلفٹن نہیں بلکہ پاکستان چودہ کروڑ مسلمانوں پر مشتمل نفوس کا نام ہے۔ جنہوں نے موجودہ حکمرانوں کو اسلام کے نام پر مینڈیٹ دیا ہے جس سے روگردانی اہل اقتدار کی بربادی کا باعث بن سکتی ہے انہوں نے کہا کہ بنیاد پرستی ہمارے لئے طعنہ نہیں بلکہ اعزاز ہے۔ علماء دہشت گرد نہیں، بلکہ سب سے بڑی دہشت گرد خود مسلم لیگ ہے جس نے ۱۹۵۳ء میں ہزاروں فرزندان توحید کے سینے گولیوں سے چھلنی کر کے تحریک تحفظ ختم نبوت کو کچلا۔ مسلم لیگ کی اس دہشت گردی اور ظلم وسفاکی کے باوجود آخر کار مرزائی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان میں اللہ کے قانون کے عملی نفاذ کی جدوجہد کے سپاہی ہیں۔ زنانہ و مردانہ دونوں حکمرانوں اور سیاستدانوں نے قومی وسائل کو جی بھر کے لوٹا اور اب بھی لوٹ رہے ہیں۔ دین کی حاکمیت قائم ہوئے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دین دشمنی میں پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ میں کوئی فرق نہیں دونوں جماعتیں عالمی کفریہ ایجنڈے پر کام کر رہی ہیں۔ مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے کہا کہ اسلام، جمہوریت سمیت کسی ازم کی پیوند کاری کا محتاج نہیں۔ نفاذ اسلام کے لئے جب بھی اور جہاں بھی کوئی طاقت اٹھے گی۔ احرار اس کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔ موجودہ حکمران منکرین ختم

نبوت کی سرپرستی کر رہے ہیں اور اسلام کی بجائے اسلام دشمن تحریکوں کو پنپنے کے مواقع فراہم کیے جا رہے ہیں۔ مرکزی ناظم نشرواشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ اسلام اپنے دشمنوں سے مفاہمت کا نہیں مزاحمت کا راستہ بتاتا ہے۔ جس کی تازہ ترین عملی مثال جہاد افغانستان ہے۔ حاکمیت کا اصل سرچشمہ اللہ کی ذات ہے۔ اللہ کی زمین پر اللہ کے نظام کے نفاذ کے بغیر امن قائم نہیں ہوسکتا۔ دین اسلام کے نفاذ کی بجائے جمہوریت کا راگ الاپنے والے خود فریبی کا شکار ہیں۔ این جی او اور بیرونی ادارے تعلیم اور سماجی خدمات کی آڑ میں ہمارے اندرونی اور مذہبی معاملات پر اثر انداز ہونے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے ناظم نشرواشاعت پیر محمد ابوذر نے کہا کہ مجلس احرار کے اکابر ہندوستان سے انگریز کے انخلاء کے لئے جدوجہد نہ کرتے تو آج وطن عزیز انگریز سامراج اور ہندو رام راج کی چیرہ دستیوں کا صدزبوں ہوتا۔ تقریب میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ مولانا علی شیر حیدری اور مولانا محمد اعظم طارق سمیت تمام بے گناہ قید علماء اور دینی کارکنوں کو رہا کیا جائے۔ تقریب سے جناب محمد عمر فاروق، ڈاکٹر محمود شاہد، پروفیسر عبدالواحد سجاد، میاں محمد اویس، اورنگ زیب اعوان، قاری شوکت محمود اور محمد نعیم نے بھی خطاب کیا۔

○ صحابہ کرام ہمارے لیے مشعلِ راہ اور ذریعۂ ہدایت ہیں
مولانا محمد اسحٰق سلیمی کا چیچاوطنی میں مجلسِ ذکرِ حسینؓ سے خطاب

مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے ۴ محرم الحرام ۱۴۱۹ھ مطابق یکم مئی ۱۹۹۸ء کو مجلس احرار اسلام چیچاوطنی کے زیر اہتمام نماز جمعۃ المبارک سے قبل مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی میں مجلس ذکر حسین رضی اللہ عنہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحابہ کرام قرآنی شخصیات ہیں اور ان کا مقام و منصب قرآن وحدیث میں متعین ہے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی نسبت صحابیت ہی ان کا اصل اعزاز ہے۔ وہ مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا کہ یہود و ہنود آغاز اسلام سے اب تک مختلف روپ اور بھیس بدل کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ مقدس جماعت صحابہ کرام کو متنازعہ بنا کر دراصل دین اسلام کو اس کی جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام کے تمام صحابہ ہمارے لئے مشعل راہ اور ذریعہ ہدایت ہیں اور صحابہ کی جماعت میں تفریق پیدا کرنے والے ہی دراصل فتنہ و فساد کے اصل موجد ہیں، گمراہی سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے کہ امت عبداللہ ابن سبا اور عبداللہ ابن ابی جیسے دشمنان اسلام کی سازشوں کو سمجھنے کا شعور پیدا کرے اور منافقین عجم کی اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کے خلاف متحد ہو جائے، انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام کی منزل "حکومت الہیہ" کا قیام ہے۔ اسلام آسمانی تعلیمات کا مظہر ہے جو جمہوریت سمیت کسی کافرانہ نظام کی پیوندکاری کا ہرگز محتاج نہیں، بعد ازاں مولانا محمد اسحٰق سلیمی نے دفتر احرار جامع مسجد میں جماعت کے کارکنوں سے ملاقات کی اور علاقائی تنظیم کے امور کا جائزہ لیا اور ہدایات جاری کیں۔